مدیر کے نام

عبدالقدوس احمدانی ، منصورہ سندھ، ٹیاری

'حصولِ مقصد کے لیے دینی حکمت اور انتخابات میں ہماری ذمہ داری' (اپریل ۲۰۱۳ء) کے تحت ڈاکٹر انیس احمد نے معاشرے کو حقیقی معنوں میں اسلامی بنانے کے لیے حکمت عملی پر عمدہ خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ ایک جگہ سورۂ بقرہ کی آیت ۲۴۷ کا مصداق حضرت داؤدؑ کو قرار دیا گیا ہے، جب کہ اس کا مصداق 'طالوت' کو کہا جائے تو درست ہوگا۔ مولانا مودودیؒ کے حوالے سے مولانا امین احسن اصلاحیؒ کا انٹرویو دونوں شخصیات کی عظمت آشکار کرتا ہے۔ تمباکونوشی کے معاشرے پر نقصان دہ اثرات اور فقہی نقطۂ نظر سے جواز اور عدم جواز پر ڈاکٹر عطاء الرحمن کا مضمون اور ووٹ کی شرعی حیثیت پر مفتی محمد شفیعؒ کا مضمون بہت معلومات افزا ہیں۔

احمد علی محمودی ، حاصل پور

'تفہیم القرآن: عصرِ حاضر کی بے مثال تفسیر' (مارچ ۲۰۱۳ء) عمدہ تحریر ہے اور اس کے مطالعے سے تفہیم القرآن کی قدر و قیمت دوچند ہوجاتی ہے، نیز مطالعے کے لیے تحریک ملتی ہے۔ مضمون میں فارسی اشعار بھی بہت قیمتی ہیں۔ اگر ترجمے کا اہتمام ہوتا تو سب لوگ مستفید ہوتے۔

'مولانا مودودیؒ میری نظروں میں' (اپریل ۲۰۱۳ء) نے تاریخی یادیں تازہ کردیں اور مولانا مودودیؒ اور مولانا امین احسن اصلاحیؒ دونوں اکابر کے علمی اختلاف کا پہلو ایک منفرد انداز سے سامنے آیا۔ اکابرین کی قربانیاں، عزم اور ایمان بھری داستانیں اپنا ہی ایک سبق اور تاثیر رکھتی ہیں۔

حسان مسلم ، راس الخیمہ

اوورسیز پاکستانیوں کے بڑے احسان مانے جاتے ہیں۔ آج کل ووٹ کے حوالے سے ہم سپریم کورٹ اور الیکشن کمیشن کا موضوع بنے ہوئے ہیں لیکن میری کہانی تو یہ ہے کہ پاسپورٹ تجدید کے لیے پانچ دن کا ارجنٹ کے لیے جمع کروایا، ۲۰ ہزار رشوت بھی دی ہے۔ ابھی ساڑھے تین ماہ ہوئے ہیں، اور انتظار ہے!

سید گوہر خضر، کراچی

ایک نشست میں شرکت کا موقع ملا جہاں میزبان نے یہ واقعہ سنایا کہ میرا بیٹا اپنی گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا جا رہا تھا کہ سامنے سے ڈاکوؤں نے آ کر روک لیا۔ اس کو والدہ کی نصیحت تھی کہ مشکل کے وقت آیت الکرسی پڑھا کرو۔ اس نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔ ڈاکوؤں نے دائیں بائیں، پیچھے کی گاڑیوں کو سب کو لوٹا اسے چھوڑ دیا۔ یہ سامنے کھڑا ہے اس سے پوچھ لیں۔ دوسرا واقعہ انھوں نے اپنے ایک دوست کا سنایا کہ وہ گھر میں اہلیہ اور بچوں کو چھوڑ کر چلے گئے۔ بعد میں اہلیہ بھی ایک بیٹی کو لے کر کسی کام سے چلی گئی۔ ان بچوں کو بھی والدہ نے یہ تعلیم دی تھی کہ مصیبت کے وقت 'آیت کرسی' پڑھا کرو۔ ڈاکو آ گئے۔ یہ بچے کرسی کے نیچے چھپ کر 'آیت کرسی' کا ورد کرتے رہے۔ ڈاکوؤں نے آس پاس کے فلیٹوں کو لوٹا۔ ان بچوں تک نہ پہنچے۔ ڈاکو بعد میں پکڑے گئے تو پولیس نے پوچھا کہ کس کس فلیٹ سے کیا چرایا۔ جب اس فلیٹ کا ذکر آیا تو ڈاکوؤں نے کہا کہ یہ تو غیر آباد ہے۔ پولیس والے نے کہا کہ یہ ہماری beat (گشت کا علاقہ) اس فلیٹ میں فلاں صاحب رہتے ہیں۔ ڈاکوؤں کا کہنا تھا کہ ہم نے دروازہ کھولا تو پورا کمرہ کرسیوں سے بھرا ہوا تھا جیسے کسی ڈیکوریشن والے کا گودام ہو۔ جدید تعلیم کی وجہ سے ہمارے ذہین ان باتوں کو قبول نہیں کرتے، وزن نہیں دیتے، عمل کرتے ہیں تو آزمانے کے لیے کرتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقی واقعات آج تک صدیوں سے سامنے آ رہے ہیں اس لیے کہ اس کائنات کا فرماں روا اللہ تعالیٰ ہے جس کی پوری دنیا میں کارفرمائی ہر سطح پر جاری ہے۔